یہی ہے آرزو تعلیمِ قرآں عام ہو جائے

ہر اِک پرچم سے اونچا پرچمِ اسلام ہو جائے

ماہنامہ

فیضانِ حیدرِ کرّار کرم اللہ وجہہ الکریم

رجب المرجب ۱۴۴۴ھ / فروری ۲۰۲۳ء

سُبحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی

بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا

پاکی ہے اسے جو راتوں رات اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو لے گیا مسجدِ حرام (خانہ کعبہ) سے مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) تک

(سورۃ الاسراء:1)

شمارہ نمبر: 1

مدیرِ اعلیٰ

ابوحنظلہ سید فرحان فضیلت شاہ کاظمی مشہدی

بحمد اللہ تعالیٰ تیرہ رجب المرجب (نسبتِ ولادتِ مولائے کائنات کرم اللہ وجہہ الکریم)

کے پر مسرت موقع پر ماہنامہ فیضانِ حیدرِ کرار کرم اللہ وجہہ الکریم کا اجراء کرنے کی سعادت پارہا ہوں،

اللہ کریم اس ماہنامے کو ہمارے اعمال و عقائد کی اصلاح کا ذریعہ بنائے اور دینِ اسلام کی

ترویج واشاعت کے لیے مفید بنائے۔

آمین

یارب العالمین

حمدِ باری تعالیٰ

اللہ ھواللہ ھواللہ ھو........اللہ ھواللہ ھواللہ ھو

قلب کو اُس کی رویت کی ہے آرزو
جس کا جلوہ ہے عالم میں ہر چار سو
بلکہ خود نفس میں ہے وہ سبحانہٗ
عرش پر ہے مگر عرش کو جستجو

اللہ ھواللہ ھواللہ ھو........اللہ ھواللہ ھواللہ ھو

عرش و فرش و زمان و جہت اے خدا
جس طرف دیکھتا ہوں ہے جلوہ تِرا
ذرے ذرے کی آنکھوں میں تو ہی ضیا
قطرے قطرے کی تو ہی تو ہے آبرو

اللہ ھواللہ ھواللہ ھو........اللہ ھواللہ ھواللہ ھو

سارے عالم کو ہے تیری ہی جستجو
جن و انس و ملک کو تِری آرزو
یاد میں تیری ہر ایک ہے کوبکو
بَن میں وَحشی لگاتے ہیں ضَرباتِ ہو

اللہ ھواللہ ھواللہ ھو........اللہ ھواللہ ھواللہ ھو

خوابِ نوریؔ میں آئیں جو نورِ خدا
بقعۂ نور ہو اپنا ظلمت کدا
جگمگا اٹھے دل چہرہ ہو پُر ضیا
نوریوں کی طرح شغل ہو ذکر ہو

اللہ ھواللہ ھواللہ ھو........اللہ ھواللہ ھواللہ ھو

مفتیٔ اعظم ہند مصطفیٰ رضا خان نوری علیہ الرحمۃ

نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ
سب سے بالا و والا ہمارا نبی ﷺ

اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی ﷺ
دونوں عالم کا دولھا ہمارا نبی ﷺ

بجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں
شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی ﷺ

جس کے تلووں کا دھووَن ہے آبِ حیات
ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی ﷺ

خَلق سے اولیا، اولیا سے رُسُل
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ

جس کی دو بوند ہیں کوثر و سلسبیل
ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبی ﷺ

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیے
دینے والا ہے سچا ہمارا نبی ﷺ

کیا خبر کتنے تارے کِھلے چھپ گئے
پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی ﷺ

غمزدوں کو رؔضا مژدہ دیجے کہ ہے
بے کسوں کا سہارا ہمارا نبی ﷺ

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ

درسِ قرآن مجید

عنوان: جنتی لاٹھی

از قلم: علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ

یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وہ مقدس لاٹھی ہے جس کو "عصاءِ موسیٰ" کہتے ہیں اس کے ذریعہ آپ کے بہت سے اُن معجزات کا ظہور ہوا جن کو قرآن مجید نے مختلف عنوانوں کے ساتھ بار بار بیان فرمایا ہے۔

اِس مقدس لاٹھی کی تاریخ بہت قدیم ہے جو اپنے دامن میں سینکڑوں اُن تاریخی واقعات کو سمیٹے ہوئے ہے جن میں عبرتوں اور نصیحتوں کے ہزاروں نشانات ستاروں کی طرح جگمگا رہے ہیں جن سے اہل نظر کو بصیرت کی روشنی اور ہدایت کا نور ملتا ہے۔

یہ لاٹھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قد برابر دس ہاتھ لمبی تھی۔ اور اس کے سر پر دو شاخیں تھیں جو رات میں مشعل کی طرح روشن ہو جایا کرتی تھیں۔ یہ جنت کے درخت پیلو کی لکڑی سے بنائی گئی تھی اور اس کو حضرت آدم علیہ السلام بہشت سے اپنے ساتھ لائے تھے۔ چنانچہ

حضرت سید علی اجہوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ

وَاٰدَمُ مَعَهٗ اُنْزِلَ الْعُوْدُ وَالْعَصَا   لِمُوْسٰى مِنَ الْاٰسِ النَّبَاتِ الْمُكَرَّمِ

وَاَوْرَاقُ تِيْنٍ وَّالْيَمِيْنُ بِمَكَّةَ   وَخَتْمُ سُلَيْمٰنَ النَّبِيِّ الْمُعَظَّمِ

ترجمہ: حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ عود (خوشبودار لکڑی) حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا جو عزت والی پیلو کی لکڑی کا تھا، انجیر کی پتیاں، حجر اسود جو مکہ معظّمہ میں ہے اور نبی معظم حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی یہ پانچوں چیزیں جنت سے اُتاری گئیں۔ (تفسیر الصاوی، ج۱، ص۶۹، البقرۃ:۶۰)

حضرت آدم علیہ السلام کے بعد یہ مقدس عصاء حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کو یکے بعد دیگرے بطور میراث کے ملتا رہا۔ یہاں تک کہ حضرت شعیب علیہ السلام کو ملا جو "قومِ مدین" کے نبی تھے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر سے ہجرت فرما کر مدین تشریف لے گئے اور حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی صاحبزادی حضرت بی بی صفوراء رضی اللہ عنہا سے آپ کا نکاح فرما دیا۔ اور آپ دس برس تک حضرت شعیب علیہ السلام کی خدمت میں رہ کر آپ کی بکریاں چراتے رہے۔ اُس وقت حضرت شعیب علیہ السلام نے حکمِ خداوندی (عزوجل) کے مطابق آپ کو یہ مقدس عصا عطا فرمایا۔

پھر جب آپ اپنی زوجہ محترمہ کو ساتھ لے کر مدین سے مصر اپنے وطن کے لئے روانہ ہوئے۔ اور وادی مقدس مقام "طُویٰ" میں پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے اپنی تجلی سے آپ کو سرفراز فرما کر منصبِ رسالت کے شرف سے سربلند فرمایا۔ اُس وقت حضرت حق جل مجدہ نے آپ سے جس طرح کلام فرمایا قرآن مجید نے اُس کو اِس طرح بیان فرمایا کہ!

وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى (17) قَالَ هِيَ عَصَايَ ۚ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ وَلِيَ فِيْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى (18)

ترجمہ: اور یہ تیرے داہنے ہاتھ میں کیا ہے، اے موسیٰ عرض کی یہ میرا عصا ہے میں اس پر تکیہ لگاتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں پر پتے جھاڑتا ہوں اور میرے اِس میں اور کام ہیں۔ (پ16، طٰہٰ:18،17)

مَاٰرِبُ اُخْرٰی (دوسرے کاموں) کی تفسیر میں حضرت علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد نسفی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مثلاً: (۱) اس کو ہاتھ میں لے کر اُس کے سہارے چلنا (۲) اُس سے بات چیت کرکے دل بہلانا (۳) دن میں اُس کا درخت بن کر آپ پر سایہ کرنا (۴) رات میں اس کی دونوں شاخوں کا روشن ہو کر آپ کو روشنی دینا (۵) اُس سے دشمنوں، درندوں اور سانپوں، بچھوؤں کو مارنا (۶) کنویں سے پانی بھرنے کے وقت اس کا رسی بن جانا اور اُس کی دونوں شاخوں کا ڈول بن جانا (۷) بوقتِ ضرورت اُس کا درخت بن کر حسبِ خواہش پھل دینا (۸) اس کو زمین میں گاڑ دینے سے پانی نکل پڑنا وغیرہ (مدارک التنزیل، ج۳، ص۲۵۱، پ۱۶، طہ:۱۸)

حضرت موسیٰ علیہ السلام اِس مُقدّس لاٹھی سے مذکورہ بالا کام نکالتے رہے مگر جب آپ فرعون کے دربار میں ہدایت فرمانے کی غرض سے تشریف لے گئے اور اُس نے آپ کو جادوگر کہہ کر جھٹلایا تو آپ کے اس عصا کے ذریعہ بڑے بڑے معجزات کا ظہور شروع ہو گیا، جن میں سے تین معجزات کا تذکرہ قرآنِ مجید نے بار بار فرمایا جو حسبِ ذیل ہیں۔

عصا اژدہا بن گیا: اس کا واقعہ یہ ہے کہ فرعون نے ایک میلہ لگوایا اور اپنی پوری سلطنت کے جادوگروں کو جمع کرکے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو شکست دینے کے لئے مقابلہ پر لگا دیا اور اس میلہ کے ازدحام میں جہاں لاکھوں انسانوں کا مجمع تھا، ایک طرف جادوگروں کا ہجوم اپنی جادوگری کا سامان لے کر جمع ہو گیا۔ اور اُن جادوگروں کی فوج کے مقابلہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام تنہا ڈٹ گئے۔ جادوگروں نے فرعون کی عزت کی قسم کھا کر اپنے جادو کی لاٹھیوں اور رسیوں کو پھینکا تو ایک دم وہ لاٹھیاں اور رسیاں سانپ بن کر پورے میدان میں ہر طرف پھنکاریں مار کر دوڑنے لگیں اور پورا مجمع خوف و ہراس میں بدحواس ہو کر اِدھر اُدھر بھاگنے لگا اور فرعون اور اس کے تمام جادوگر اس کرتب کو دکھا کر اپنی فتح کے گھمنڈ اور غرور کے نشہ میں بدمست ہو گئے اور جوشِ شادمانی سے تالیاں بجا بجا کر اپنی مسرت کا اظہار کرنے لگے کہ اتنے میں ناگہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خدا کے حکم سے اپنی مقدس لاٹھی کو اُن سانپوں کے ہجوم میں ڈال دیا تو یہ لاٹھی ایک بہت بڑا اور نہایت ہیبت ناک اژدہا بن کر جادوگروں کے تمام سانپوں کو نگل گیا۔ یہ معجزہ دیکھ کر تمام جادوگر اپنی شکست کا اعتراف کرتے ہوئے سجدہ میں گر پڑے اور باآوازِ بلند یہ اعلان کرنا شروع کر دیا کہ اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَ مُوْسٰى یعنی ہم سب حضرت ہارون اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کے رب پر ایمان لائے۔ چنانچہ قرآنِ مجید نے اِس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ: قَالُوْا یٰمُوْسٰۤى اِمَّاۤ اَنْ تُلْقِیَ وَ اِمَّاۤ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى (65) قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَ عِصِیُّهُمْ یُخَیَّلُ اِلَیْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى (66) فَاَوْجَسَ فِیْ نَفْسِهٖ خِیْفَةً مُّوْسٰى (67) قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى (68) وَ اَلْقِ مَا فِیْ یَمِیْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ؕ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَیْدُ سٰحِرٍ ؕ وَ لَا یُفْلِحُ السّٰحِرُ حَیْثُ اَتٰى (69) فَاُلْقِیَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَ مُوْسٰى (70)

ترجمہ: بولے اے موسیٰ یا تو تم ڈالو یا ہم پہلے ڈالیں موسیٰ نے کہا بلکہ تمہیں ڈالو جبھی اُن کی رسیاں اور لاٹھیاں اُن کے جادو کے زور سے اُن کے خیال میں دوڑتی معلوم ہوئیں........(جاری ہے)

درسِ حدیث شریف

عنوان

معراج النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور فرضیتِ نماز

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: أُتِيتُ بِالْبُرَاقِ، وَهُوَ دَابَّةٌ أَبْيَضُ طَوِيلٌ فَوْقَ الْحِمَارِ، وَدُونَ الْبَغْلِ، يَضَعُ حَافِرَهُ عِنْدَ مُنْتَهَى طَرْفِهِ، قَالَ: فَرَكِبْتُهُ حَتَّى أَتَيْتُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ، قَالَ: فَرَبَطْتُهُ بِالْحَلْقَةِ الَّتِي يَرْبِطُ بِهِ الْأَنْبِيَاءُ، قَالَ: ثُمَّ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ، فَصَلَّيْتُ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَاءَنِي جِبْرِيلُ عليه السلام بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ، وَإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ، فَاخْتَرْتُ اللَّبَنَ، فَقَالَ جِبْرِيلُ: اخْتَرْتَ الْفِطْرَةَ، ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ، فَقِيلَ: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ: قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ، فَفُتِحَ لَنَا، فَإِذَا أَنَا بِآدَمَ، فَرَحَّبَ بِي، وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ، ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ عليه السلام، فَقِيلَ: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ، فَفُتِحَ لَنَا، فَإِذَا أَنَا بِابْنَيِ الْخَالَةِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، وَيَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّاءَ، صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا، فَرَحَّبَا وَدَعَوَا لِي بِخَيْرٍ، ثُمَّ عُرِجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ، فَقِيلَ: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ صلى الله عليه وسلم، قِيلَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ، فَفُتِحَ لَنَا، فَإِذَا أَنَا بِيُوسُفَ صلى الله عليه وسلم، إِذَا هُوَ قَدْ أُعْطِيَ شَطْرَ الْحُسْنِ، فَرَحَّبَ وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ، ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ عليه السلام، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قَالَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ، فَفُتِحَ لَنَا فَإِذَا أَنَا بِإِدْرِيسَ، فَرَحَّبَ وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ، قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا

ترجمہ: حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: میرے پاس براق لایا گیا اور وہ ایک سفید طویل جانور تھا جو گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا تھا وہ اپنا پاؤں وہاں رکھتا تھا جہاں نگاہ ختم ہو جاتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں میں اس پر سوار ہوا حتیٰ کہ بیت المقدس آیا۔ فرماتے ہیں میں اس کو اس کنڈے سے باندھا جس سے انبیاء کرام علیہم السلام باندھتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: پھر میں مسجد میں داخل ہوا اور اس میں دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر باہر آیا تو حضرت جبریل علیہ السلام میرے پاس ایک برتن شراب کا اور دوسرا برتن دودھ کا لائے۔ میں نے دودھ کو پسند کیا تو حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: آپ نے فطرت (اسلام) کو اختیار کیا پھر وہ مجھے آسمانوں کی طرف لے گئے۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے (آسمان کا دروازہ) کھولنے کیلئے کہا تو کہا گیا آپ کون ہیں؟ فرمایا: جبریل (علیہ السلام)، پوچھا گیا اور آپ کے ساتھ کون ہیں؟ کہا: حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)، پوچھا گیا: کیا ان کو بلایا گیا ہے؟ فرمایا (ہاں) ان کو بلایا گیا ہے۔ پس ہمارے لیے دروازہ کھولا گیا تو وہاں حضرت آدم علیہ السلام تھے۔ انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا اور میرے لیے بھلائی کی دعا فرمائی۔ پھر ہمیں دوسرے آسمان کی طرف لے جایا گیا تو حضرت جبریل علیہ السلام نے (آسمان کا دروازہ) کھولنے کیلئے کہا تو کہا گیا آپ کون ہیں؟ فرمایا: جبریل (علیہ السلام)، پوچھا گیا اور آپ کے ساتھ کون ہیں؟ کہا: حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)، پوچھا گیا: کیا ان کو بلایا گیا ہے؟ فرمایا

عَلِيًّا} [مريم: 57]، ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ، قِيلَ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ، فَفُتِحَ لَنَا فَإِذَا أَنَا بِهَارُونَ ﷺ فَرَحَّبَ، وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ، ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ عليه السلام، قِيلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ، فَفُتِحَ لَنَا، فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى ﷺ، فَرَحَّبَ وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ، ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ، فَقِيلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ ﷺ، قِيلَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ، فَفُتِحَ لَنَا فَإِذَا أَنَا بِإِبْرَاهِيمَ ﷺ مُسْنِدًا ظَهْرَهُ إِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ، وَإِذَا هُوَ يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ لَا يَعُودُونَ إِلَيْهِ، ثُمَّ ذَهَبَ بِي إِلَى السِّدْرَةِ الْمُنْتَهٰى، وَإِذَا وَرَقُهَا كَآذَانِ الْفِيَلَةِ، وَإِذَا ثَمَرُهَا كَالْقِلَالِ، قَالَ: فَلَمَّا غَشِيَهَا مِنْ أَمْرِ اللهِ مَا غَشِيَ تَغَيَّرَتْ، فَمَا أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللهِ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَنْعَتَهَا مِنْ حُسْنِهَا، فَأَوْحَى اللهُ إِلَيَّ مَا أَوْحَى، فَفَرَضَ عَلَيَّ خَمْسِينَ صَلَاةً فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، فَنَزَلْتُ إِلَى مُوسَى ﷺ، فَقَالَ: مَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلَى أُمَّتِكَ؟ قُلْتُ: خَمْسِينَ صَلَاةً، قَالَ: ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا يُطِيقُونَ ذٰلِكَ، فَإِنِّي قَدْ بَلَوْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَخَبَرْتُهُمْ، قَالَ: فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّي، فَقُلْتُ: يَا رَبِّ، خَفِّفْ عَلَى أُمَّتِي، فَحَطَّ عَنِّي خَمْسًا، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى، فَقُلْتُ: حَطَّ عَنِّي خَمْسًا، قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ لَا يُطِيقُونَ ذٰلِكَ، فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ قَالَ: فَلَمْ أَزَلْ أَرْجِعُ بَيْنَ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى، وَبَيْنَ مُوسَى عليه السلام حَتَّى قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّهُنَّ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، لِكُلِّ صَلَاةٍ عَشْرٌ، فَذٰلِكَ خَمْسُونَ صَلَاةً، وَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةً، فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ عَشْرًا، وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ تُكْتَبْ شَيْئًا، فَإِنْ عَمِلَهَا

(ہاں) ان کو بلایا گیا ہے۔ پس ہمارے لیے دروازہ کھولا گیا تو وہاں دو خالہ زاد بھائی حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام تھے۔ انہوں نے خوش آمدید کہا اور میرے لیے بھلائی کی دعا فرمائی۔ پھر ہمیں تیسرے آسمان کی طرف لے جایا گیا تو حضرت جبریل علیہ السلام نے (آسمان کا دروازہ) کھولنے کیلئے کہا تو پوچھا گیا آپ کون ہیں؟ فرمایا: جبریل (علیہ السلام)، پوچھا گیا اور آپ کے ساتھ کون ہیں؟ کہا: حضرت محمد (ﷺ)، پوچھا گیا: کیا ان کو بلایا گیا ہے؟ فرمایا (ہاں) ان کو بلایا گیا ہے۔ پس ہمارے لیے دروازہ کھولا گیا تو وہاں حضرت یوسف علیہ السلام تھے اور ان کو تمام حسن کا نصف دیا گیا تھا۔ آپ فرماتے ہیں: انہوں نے خوش آمدید کہا اور میرے لیے دعائے خیر فرمائی۔ پھر ہمیں چوتھے آسمان کی طرف لے جایا گیا تو جبریل علیہ السلام نے (آسمان کا دروازہ) کھولنے کیلئے کہا تو پوچھا گیا آپ کون ہیں؟ فرمایا: جبریل (علیہ السلام)، پوچھا گیا اور آپ کے ساتھ کون ہیں؟ کہا: حضرت محمد (ﷺ)، پوچھا گیا: کیا ان کو بلایا گیا ہے؟ فرمایا (ہاں) ان کو بلایا گیا ہے۔ پس ہمارے لیے دروازہ کھولا گیا تو وہاں حضرت ادریس علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور میرے لیے دعائے خیر فرمائی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "ہم نے ان کو بلند مقام پر اُٹھایا"۔ (بلندی عطا کی)۔ (سورۂ مریم: 57)

پھر ہمیں پانچویں آسمان کی طرف لے جایا گیا۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے (آسمان کا دروازہ) کھولنے کیلئے کہا تو پوچھا گیا آپ کون ہیں؟ فرمایا: جبریل، کہا گیا آپ کے ساتھ کون ہیں؟ فرمایا: حضرت محمد (ﷺ)، پوچھا گیا: کیا ان کو بلایا گیا ہے؟ فرمایا (ہاں) ان کو بلایا گیا ہے۔ پس ہمارے لیے دروازہ کھولا گیا تو وہاں حضرت ہارون علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے مجھے

كُتِبَتْ سَيِّئَةً وَّاحِدَةً، قَالَ: فَنَزَلْتُ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى مُوسٰى صلی اللہ علیہ وسلم، فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيْفَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: فَقُلْتُ: قَدْ رَجَعْتُ إِلَى رَبِّيْ حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ

مرحبا کہا اور میرے لیے دعائے خیر فرمائی۔

پھر ہمیں چھٹے آسمان کی طرف لے جایا گیا۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے (آسمان کا دروازہ) کھولنے کیلئے کہا تو پوچھا گیا آپ کون ہیں؟ فرمایا: جبریل، پوچھا گیا آپ کے ساتھ کون ہیں؟ فرمایا: حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)، پوچھا گیا: کیا ان کو بلایا گیا ہے؟ فرمایا (ہاں) ان کو بلایا گیا ہے۔ پس ہمارے لیے دروازہ کھولا گیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے خوش آمدید کہا اور میرے لیے دعائے خیر فرمائی۔

پھر ہمیں ساتویں آسمان کی طرف لے جایا گیا تو حضرت جبریل علیہ السلام نے (آسمان کا) دروازہ کھلوایا۔ پوچھا گیا آپ کون ہیں؟ فرمایا: جبریل، کہا گیا آپ کے ساتھ کون ہیں؟ فرمایا: حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)، پوچھا گیا: کیا ان کو بلایا گیا ہے؟ فرمایا (ہاں) ان کو بلایا گیا ہے۔ پس ہمارے لیے دروازہ کھولا گیا تو وہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے بیت المعمور سے ٹیک لگا رکھی تھی اور ان پر روزانہ ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں جو دوبارہ کبھی نہیں آتے۔

پھر مجھے سدرۃ المنتہیٰ کی طرف لے جایا گیا تو اس کے پتے ہاتھی کے کانوں اور پھل مٹکوں کے برابر تھے۔ آپ فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے مجھے ڈھانپ لیا جس قدر ڈھانپا تو وہ درخت اللہ کے حکم سے اس قدر حسین ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کوئی بھی اس کے حسن کو بیان نہیں کر سکتا۔ اب اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی جو فرمائی اور ہر دن رات میں پچاس نمازیں فرض کر دیں۔

میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف اترا تو انہوں نے پوچھا: اللہ تعالیٰ نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا ہے؟ میں نے کہا: پچاس نمازیں (فرض کی ہیں)۔ انہوں نے عرض کیا: آپ واپس اپنے رب کے ہاں جائیں اور اس سے تخفیف کا سوال کریں اس لیے کہ آپ کی امت اتنی طاقت نہیں رکھتی میں نے بنی اسرائیل کی آزمائش کی ہے اور اس کا امتحان لیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو میں نے واپس جا کر عرض کیا اے میرے پروردگار میری امت پر آسانی فرما تو خدائے تعالیٰ نے میری امت سے پانچ نمازیں کم کر دیں میں پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا کہ مجھ سے پانچ نمازیں کم کر دی گئیں۔ انہوں نے کہا کہ آپ کی امت اس کی بھی طاقت نہیں رکھتی آپ پھر اپنے پروردگار کے پاس جا کر تخفیف چاہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں اپنے پروردگار اور موسیٰ علیہ السلام کے درمیان آتا جاتا رہا اور نماز کی تخفیف کا سلسلہ جاری رہا، یہاں تک کہ خدائے تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! یہ رات اور دن کی کل پانچ نمازیں ہیں، ہر نماز کے لیے دس نمازوں کا ثواب ہے تو وہ پانچ نمازیں ثواب میں پچاس نمازوں کے برابر ہیں۔ جس شخص نے نیکی کا ارادہ کیا اور اس کو نہ کیا تو صرف ارادہ ہی سے اسکے لیے نیکی لکھ دی جاتی ہے اور اگر کر لیا تو اس کیلئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جو شخص برے کام کا ارادہ کرے اور اس کو نہ کرے تو کچھ نہیں لکھا جاتا اور کر لیا تو اس کیلئے ایک برائی لکھی جاتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس کے بعد میں اتر کر موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچا تو ان کو حقیقتِ حال سے آگاہ کیا انہوں نے کہا کہ اپنے رب کے پاس جا کر اور تخفیف چاہیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ میں اپنے رب کے پاس (نماز کی تخفیف کیلئے) اتنی بار حاضر ہوا ہوں کہ اب مجھ کو وہاں جاتے ہوئے شرم آتی ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الاسراء برسول اللہ ...... الخ)

از قلم: مفتی اعجاز بشیر

ماہِ رجب المرجب میں امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اور امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی۔ اسی مناسبت سے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی اپنے بیٹے امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ کو کی گئی نصیحت اس شمارے میں شامل کر رہے ہیں، جسے مفتی اعجاز بشیر صاحب نے سِیَرُ اَعلامِ النُّبلاء اور وَفیاتُ الاَعیان کے حوالے سے اپنی کتاب "اہلِ بیت کے امام" میں نقل کیا ہے۔

اہلِ بیت کے کلمات کی جامعیت اور وعظ و نصیحت میں اثرات کا تیر بہدف ہونا مسلّمہ امر ہے، جلیل القدر ائمہ نے خاندانِ نبوت کے افراد کی اس امتیازی شان کو خصوصیت سے بیان کیا ہے نیز اہلِ بیت کا یہ وصف مخالفین کے یہاں بھی سراہا گیا اور اہلِ بیت میں اس تاثیر کی بنیادی وجہ جناب رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابتِ نسبی ہے، جس کے طفیل ذوات مقدسہ کی زبانیں مختصر کلمات میں ایسی گفتگو پر قادر ہوئیں کہ طویل دفاتر تشریح سے عاجز ہیں۔ یہاں پیش کردہ نصیحت بھی عظیم تر ہے، چنانچہ قارئین اسے بغور پڑھیں اور ہو سکے تو عمل کی کوشش کریں کہ ان چند کلمات میں زندگی کے معاشرتی اُصولوں کی ایک رہنما دستاویز مرتب ہو گئی ہے، جس پر عمل کرنے سے انسان آپسی تعلقات کو بالخصوص بہتر اور زندگی کو قدرے پر سکون بنا سکتا ہے۔ اس کلام کی چاشنی اور لطافت کا اصل مزہ تو عربی کلمات میں ہے اور راقم اس مرقعۂ حسن و جمال کو کما حقہ اُردو زبان کے قالب میں ڈھالنے سے واقعی عاجز ہے، اسی لیے پہلے عربی عبارت کو اعراب کے ساتھ ذکر کر کے بعد میں مفہومی ترجمہ زیبِ قرطاس کیا جا رہا ہے، تاکہ عوام و خواص اپنے ذوق کے مطابق اس سے بہرہ یاب ہوں۔ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے اصحاب سے کسی شخص نے روایت کیا ہے کہ انہوں نے امام صادق رضی اللہ عنہ کو اپنے بیٹے موسیٰ کو نصیحت کرتے ہوئے دیکھا اور آپ فرما رہے تھے:

یَا بُنَیَّ ! مَنْ قَنَعَ بِمَا قُسِمَ لَهُ، اِسْتَغْنٰی، وَمَنْ مَدَّ عَيْنَيْهِ إِلَى مَا فِي يَدِ غَيْرِهِ، مَاتَ فَقِيْراً، وَمَنْ لَمْ يَرْضَ بِمَا قُسِمَ لَهُ، إِتَّهَمَ اللهَ فِيْ قَضَائِهِ، وَمَنِ اسْتَصْغَرَ زَلَّةَ غَيْرِهِ، اِسْتَعْظَمَ زَلَّةَ نَفْسِهِ، وَمَنْ كَشَفَ حِجَابَ غَيْرِهِ، اِنْكَشَفَتْ عَوْرَتُهُ، وَمَنْ سَلَّ سَيْفَ الْبَغْيِ، قُتِلَ بِهِ، وَمَنِ احْتَفَرَ بِئْرًا لِأَخِيْهِ، أَوْقَعَهُ اللهُ فِيْهِ، وَمَنْ دَاخَلَ السُّفَهَاءَ، حُقِّرَ، وَمَنْ خَالَطَ الْعُلَمَاءَ، وُقِّرَ، وَمَنْ دَخَلَ مَدَاخِلَ السُّوْءِ، أُتُّهِمَ.

يَا بُنَيَّ! اِيَّاكَ أَنْ تُزْرِيَ بِالرِّجَالِ، فَيُزْرٰى بِكَ، وَاِيَّاكَ وَالدُّخُوْلَ فِيْمَا لَا يَعْنِيْكَ، فَتَذِلَّ لِذَالِكَ.

يَا بُنَيَّ ! قُلِ الْحَقَّ لَكَ وَعَلَيْكَ، تُسْتَشَارُ مِنْ بَيْنِ أَقْرِبَائِكَ، كُنْ لِلْقُرْآنِ تَالِيًا، وَلِلْإِسْلَامِ فَاشِيًا، وَلِلْمَعْرُوْفِ آمِرًا، وَعَنِ الْمُنْكَرِ نَاهِيًا، وَلِمَنْ قَطَعَكَ وَاصِلًا، وَلِمَنْ سَكَتَ عَنْكَ مُبْتَدِئًا، وَلِمَنْ سَأَلَكَ مُعْطِيًا، وَاِيَّاكَ وَالنَّمِيْمَةَ، فَإِنَّهَا تَزْرَعُ الشَّحْنَاءَ فِي الْقُلُوْبِ، وَاِيَّاكَ وَالتَّعَرُّضَ لِعُيُوْبِ النَّاسِ فَمَنْزِلَةُ الْمُتَعَرِّضِ لِعُيُوْبِ النَّاسِ، كَمَنْزِلَةِ الْهَدَفِ، إِذَا طَلَبْتَ الْجُوْدَ، فَعَلَيْكَ بِمَعَادِنِهِ، فَإِنَّ لِلْجُوْدِ مَعَادِنَ، وَلِلْمَعَادِنِ أُصُوْلًا، وَلِلْأُصُوْلِ فُرُوْعًا،

وَلِلفُرُوعِ ثَمَراً، وَلَا يَطِيبُ ثَمَرٌ اِلَّا بِفَرعٍ، وَلَا فَرعٌ إِلَّا بِأَصلٍ، وَلَا أَصلٌ اِلَّا بِمَعدِنٍ طَيِّبٍ، زُرِ الْأَخيَارَ، وَلَاتَزُرِ الْفُجَّارَ، فَإِنَّهُم صَخرَةٌ لَّا يَتَفَجَّرُ مَاؤُهَا، وَشَجَرَةٌ لَا يَخضَرُّ وَرَقُهَا، وَأَرضٌ لَا يَظهَرُ عُشبُهَا۔

ترجمہ: اے میرے بیٹے! جس نے اپنے نصیب کی ملنے والی چیزوں پر قناعت کی، وہ غنی رہا۔ جس نے اپنی آنکھوں کو دوسرے کے ہاتھوں موجود چیزوں پر جمائے رکھا وہ فقیر ہی مرا۔ جو اپنی قسمت پر راضی نہ ہوا اس نے اللہ کی تقسیم پر تہمت لگائی۔ جس نے دوسروں کی لغزشوں کو حقیر جانا، وہ اپنی کوتاہی کو بڑا جانے گا۔ جو دوسروں کے عیب اُچھالے گا، اس کے اپنے عیوب بھی ظاہر ہوں گے۔ جو بغاوت کی تلوار تانے گا، وہ خود اسی سے قتل کیا جائے گا۔ جو دوسروں کے لیے گڑھا کھودے گا، اللہ اسے بھی اُس میں گرائے گا۔ جو بے وقوفوں کے ساتھ صحبتیں رکھے گا، اُسے ذلت ہی ملے گی۔ جو علماء کے ساتھ ہم نشیں ہو گا، اُسے وقار ملے گا۔ جو برائی کے مقامات پر جائے گا، اس پر تہمت لگے گی۔

اے میرے بیٹے! لوگوں کو حقیر نہ سمجھو کہ تمھیں بھی حقارت سے دیکھا جائے (یا لوگوں کو ذلیل نہ کرو کہ اس کے سبب تمھیں ذلیل کیا جائے) خبردار! فضول کاموں میں مت پڑنا کہ اسکی وجہ سے ذلت اٹھانی پڑے۔

اے میرے بیٹے! حق بات کہو، خواہ تمھارے حق میں ہو، یا تمھارے خلاف۔ اپنے قریبی رشتے داروں سے مشاورت کرو۔ قرآن مجید کی ہمہ وقت تلاوت کرتے رہو۔ اسلام کی تبلیغ کرتے رہو۔ بھلائی کا حکم دیتے رہو۔ بُرائی سے منع کرتے رہو۔ جو تم سے توڑے، اس سے جوڑو، جو تم سے قطع کلامی کرے، تم بات کرنے میں پہل کر لو۔ جو تم سے سوال کرے، اُسے عطا کرو۔

خبردار! چغلی سے بچنا، کیونکہ یہ دلوں میں بغض پیدا کرتی ہے۔ خبردار! لوگوں کی عیب جوئی سے بچنا، کیونکہ لوگوں کی عیب جوئی کرنے والا خود بھی نشانے پر ہوتا ہے۔ جب تم سخاوت کے طالب بنو تو تم پر لازم ہے کہ اس کی جڑ تک پہنچو، کیونکہ سخاوت کی جڑیں ہیں، جڑوں سے تنے اور تنوں سے شاخیں نکلتی ہیں، اور شاخوں پر پھل ہوتے ہیں، پس کوئی بھی پھل اپنی شاخوں کے بغیر اچھا نہیں ہو سکتا اور شاخیں اپنے تنے کے بغیر اور تنا اپنی اچھی جڑ کے بغیر توانا نہیں ہو سکتا (اسی لیے سخاوت میں جڑوں تک پہنچو، تاکہ اس کے تمام ثمرات حاصل کر سکو)۔ نیک لوگوں کی زیارت کیا کرو۔ بُرے لوگوں سے ملاقات نہ رکھو، کیونکہ یہ ایسی چٹان ہیں جن سے پانی نہیں نکلتا، ایسے درخت ہیں؛ جن کے پتے سرسبز نہیں ہوتے اور ایسی زمین ہیں؛ جن میں گھاس نہیں اُگتی۔

اِسی نصیحت کو امام کمال الدین دمیری نے "حیاۃ الحیوان" میں ذکر کیا اور اس میں چند اضافی کلمات ہیں:

جو اپنی کوتاہیوں کو معمولی جانتا ہے، وہ دوسروں کی لغزشوں کو بڑا سمجھتا ہے اور جو اپنی غلطیوں کو بڑا جانتا ہے وہ دوسروں کی لغزشوں کو معمولی خیال کرتا ہے۔ اے میرے بیٹے! جو دوسروں کے پوشیدہ عیوب ظاہر کرتا ہے، اس کے اپنے گھر کے عیوب بھی ظاہر ہو جاتے ہیں۔

رَجَبُ المُرَجَّب اللہ عزوجل کا مہینہ

از قلم: سید فرحان فضیلت شاہ کاظمی مشہدی

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ مِنْهَاۤ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ (سورۃ التوبۃ، آیت 36)

ترجمہ: بیشک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں اللہ کی کتاب میں جب سے اس نے آسمان و زمین بنائے ان میں سے چار مہینے (ذی القعدۃ، ذی الحجۃ، محرم اور رجب) حرمت والے ہیں۔

تفسیرِ خزائن العرفان: اہلِ عرب زمانۂ جاہلیت میں اِن مہینوں کی تعظیم کیا کرتے تھے اور اِن میں قتال حرام جانتے تھے۔ اسلام میں ان مہینوں کی حرمت و عظمت اور زیادہ کی گئی یعنی حقیقتاً اسلام ہی ہر چیز کی عظمت کو بیان کرنے والا ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے اِن چار مہینوں کی عظمت محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے اُمتِ مسلمہ کو ارشاد فرمائی۔

رجب اللہ کا مہینہ: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: رَجَبٌ شَهْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَشَعْبَانُ شَهْرِيْ وَرَمَضَانُ شَهْرُ أُمَّتِيْ۔ (معجم ابن عساکر، حدیث 210)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رجب اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے اور شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان میری اُمت کا مہینہ ہے۔

"رجب" جنت کی ایک نہر کا نام: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک نہر ہے جسے "رجب" کہا جاتا ہے جو دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھی ہے تو جو کوئی رجب کا ایک روزہ رکھے تو اللہ عزوجل اسے اس نہر سے سیراب فرمائے گا۔ (شعب الایمان، حدیث 3800)

دعا کی مقبولیت کی پانچ راتیں: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: پانچ راتیں ایسی ہیں جس میں دعا رد نہیں کی جاتی: (۱) رجب کی پہلی رات (یعنی چاند رات) (۲) پندرہ شعبان کی رات (یعنی شب برأت) (۳) جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات (۴) عید الفطر کی (چاند) رات (۵) عید الاضحیٰ کی رات (یعنی دسویں ذوالحجہ کی رات)۔ (تاریخ دمشق لابن عساکر ج ۱۰ ص ۴۰۸)

رجب کے ابتدائی روزوں کی فضیلت:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہمارے پیارے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: رَجَب کے پہلے دن کا روزہ تین سال کا کفّارہ ہے، اور دوسرے دن کا روزہ دو سال کا اور تیسرے دن کا ایک سال کا کفّارہ ہے، پھر ہر دن کا روزہ ایک ماہ کا کفّارہ ہے۔

(اَلْجامِعُ الصَّغیر لِلسُّیُوطی، حدیث 5051)

ماہِ رجب کی مسنون دعا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب بھی رجب کا مہینہ آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یہ دعا فرماتے تھے: اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ رَجَبٍ وَّشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ۔ (فضائل الاوقات للبیہقی، باب فی فضل شہر رجب)

(ترجمہ) اے اللہ! ہمیں رجب اور شعبان میں خوب برکتیں عطا فرما اور ہمیں (خیر و عافیت کے ساتھ) ماہِ رمضان دیکھنا نصیب فرما۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا سلام و پیغام اُمتِ محمدیہ کے نام!!!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: معراج کی شب میری ملاقات حضرت ابراہیم (علیہ السلام) سے ہوئی تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: اے محمد! (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اپنی اُمت کو میری طرف سے سلام کہیئے اور انہیں بتائیے کہ جنت کی مٹی بڑی زرخیز ہے اور اس کا پانی بہت میٹھا ہے لیکن وہ چٹیل میدان ہے (اس میں کاشت کرنے کی ضرورت ہے اور) اس کی کاشتکاری "سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ" ہے۔ (سنن ترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی فضل التسبیح والتکبیر والتھلیل والتحمید)

رجب المرجب کے اہم واقعات: (۱) یکم رجب المرجب: سیدنا نوح علیہ السلام کشتی پر سوار ہوئے۔ (۲) ۱۳/ رجب المرجب: ولادتِ امیر المؤمنین علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم (۳) ۲۷/ رجب المرجب: محبوبِ کبریا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جسمانی معراج کیلیے تشریف لے گئے تھے۔ جس میں آسمانی سیر اور جنت و دوزخ کو ملاحظہ فرمایا اور دیدارِ الٰہی سے مشرف ہوئے۔ (۴) ۲۸/ رجب المرجب: حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت۔ (عجائب المخلوقات، ص ۴۵)

لَیْلَةُ الرَّغَائِب کی فضیلت: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: رجب اللہ کا مہینہ ہے، شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! اللہ کے مہینے سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: یہ بخشش ہے اور اُس کیلئے مخصوص ہے۔ اِس میں انسانوں کے خون کی حفاظت ہوتی ہے (یعنی اس میں لڑائی حرام ہے)۔ اس مہینے میں اللہ تعالیٰ نے انبیائے کرام علیہم السلام کی توبہ قبول فرمائی (یعنی اپنی رحمت کے ذریعے اُن پر رجوع فرمایا) اور اِسی میں اپنے دوستوں کو دشمنوں کے ہاتھوں سے بچایا جو شخص اس ماہ کے روزے رکھے اُس کیلئے اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر تین باتیں واجب ہوجاتی ہیں: (۱) تمام گذشتہ گناہوں کی معافی (۲) باقی عمر میں حفاظت (۳) بڑی پیشی (یعنی قیامت) کے دن پیاس سے امن۔

ایک بوڑھے شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں تمام مہینے کے روزے نہیں رکھ سکتا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: تم رجب کے پہلے دن کا، درمیانے (یعنی پندرہ تاریخ کا) اور آخری دن کا روزہ رکھ لو، تمہیں پورے مہینے کے روزے رکھنے کا ثواب حاصل ہوگا، بلاشبہ ایک نیکی کا ثواب دس گنا ملتا ہے مگر رجب کے پہلے جمعے کی رات سے غافل نہ ہو یہ وہ رات ہے جس کو فرشتے لَیْلَةُ الرَّغَائِب کے نام سے پکارتے ہیں اور یہ بات اس طرح ہے کہ جب اس رات کا تیسرا حصہ گزرتا ہے تو تمام آسمانوں اور زمینوں کے فرشتے کعبۃ اللہ اور اس کے گرد جمع ہوجاتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ ان سے ارشاد فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! مجھ سے جو چاہو مانگو، تو فرشتے عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہماری حاجت یہ ہے کہ رجب کے روزے رکھنے والوں کو بخش دے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

کہ میں نے ایسا ہی کیا۔

اس کے بعد حضور ﷺ نے فرمایا :تم میں سے جو شخص رجب کی پہلی جمعرات کو روزہ رکھے پھر اسی رات (یعنی شب جمعہ) مغرب اور عشاء کے درمیان بارہ رکعتیں پڑھے۔ ہر رکعت میں ایک بار سورۃ الفاتحہ، تین بار سورۃ القدر اور بارہ مرتبہ سورۃ الاخلاص پڑھے، ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرے اور بارہ رکعت مکمل ہونے کے بعد ستّر (70) مرتبہ مجھ پر اِن الفاظ کے ساتھ درود شریف پڑھے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِہٖ وَسَلِّمْ، پھر پہلا سجدہ کرے اور سجدے میں یوں کہے: سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَّبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ ، پھر سجدے سے سر اُٹھا کر ستر (70) مرتبہ یہ کلمات کہے: رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ، فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْاَعْظَمُ، پھر دوسرا سجدہ کرے اور اس میں بھی وہی کلمات کہے جو پہلے سجدے میں کہے تھے۔ پھر سجدے کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کا سوال کرے تو اس کی حاجت کو پورا کیا جائے گا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اُس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، جو اللہ کا بندہ یا بندی یہ نماز ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ مٹا دے گا چاہے وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں یا ریت کے ذرّوں یا پہاڑوں کے وزن یا بارش کے قطرات یا درختوں کے پتوں کی تعداد کے برابر ہوں اور قیامت کے دن اس کے گھر والوں میں سے ستّر (70) افراد کے حق میں سفارش قبول فرمائے گا۔ جب قبر میں پہلی رات ہوگی تو اس نماز کا ثواب اس کے پاس خندہ پیشانی اور فصاحت والی زبان کیساتھ آئے گا اور کہے گا: اے میرے دوست! میں خوشخبری دیتا ہوں کہ یقیناً تم نے ہر سختی سے نجات حاصل کرلی ہے، وہ شخص کہے گا: تو کون ہے؟ اللہ کی قسم! میں نے تجھ سے زیادہ خوبصورت چہرے والا کسی کو نہیں دیکھا اور تیرے کلام سے زیادہ بہترین کسی کا کلام نہیں سنا اور تیری خوشبو سے زیادہ اچھی خوشبو نہیں سونگھی۔ پھر وہ ثواب اُس بندے سے کہے گا: اے میرے محبوب! میں اس نماز کا ثواب ہوں جو تم نے فلاں سال کے فلاں مہینے کی فلاں رات میں ادا کی تھی۔ میں آج رات اس لیے آیا ہوں کہ تیری حاجت روائی کروں اور تیری تنہائی کو دور کروں اور تجھ سے تیری وحشت کو دور کردوں۔ تو جب صور پھونکا جائے گا میں میدان قیامت میں تیرے سر پر سایہ رحمت بنوں گا، تو میں تجھے خوشخبری دیتا ہوں کہ تو اپنے رب کی خیر سے کبھی محروم نہ ہوگا۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق عزوجل)

عزیزانِ محترم! آپ نے پڑھا کہ رجب المرجب بیج بونے کا مہینہ ہے آئیے اِس مہینے میں ہم نیکیوں کے بیج بو دیں تاکہ اللہ کریم ہمیں بھلائیوں بھری فصل عطا فرمائے۔ ہمیں اس قیمتی زندگی کو نیک اعمال کرتے ہوئے گزارنے کی توفیق عطا فرمائے، بالخصوص ماہِ رجب و شعبان کو ہمارے لیے خیر و برکت کا سبب بنائے اور خیر و عافیت و صحت و تندرستی اور ایمان کی سلامتی کے ساتھ ماہِ رمضان المبارک نصیب فرمائے۔

ماہِ رمضان المبارک کیلئے ابھی سے تیاری شروع کر لیجئے کہ اِس بار ہم نے ماہِ رمضان المبارک اس انداز میں گزارنا ہے کہ یہ رمضان زندگی کے پچھلے تمام رمضانوں سے انوکھا اور یادگار ہو کہ اِس میں ہم اپنے رب کو راضی کرنے میں کامیاب ہوجائیں۔ امین یا رب العالمین بجاہ سید الانبیاء والمرسلین

اقوالِ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

۱۔ جو شخص خالص محبتِ الٰہی کا مزہ چکھ لیتا ہے تو یہ اس کو دنیا کی طلب سے دور کر دیتا ہے اور اس کو تمام انسانوں سے وحشت دلاتا ہے۔ (تفسیر روح البیان)

۲۔ آپ رضی اللہ عنہ نماز کے وقت فرماتے: لوگو! اٹھو اپنے رب کی جس آگ کو تم نے بھڑکایا ہے اسے (نماز کے ذریعے) بجھاؤ۔ (مکاشفۃ القلوب، صفحہ 68)

۳۔ اے لوگو! اللہ پاک سے معافی وعافیت طلب کرو کیونکہ مومن کے لیے اسلام کے بعد مغفرت وعافیت سے بڑھ کر کوئی افضل چیز نہیں۔
(تنبیہ المغترین، صفحہ 45)

۴۔ اے لوگو! جھوٹ سے بچو، کیونکہ جھوٹ ایمان کے مخالف ہے۔
(مسند امام احمد، 22/1، حدیث: 16)

۵۔ جس سے ہو سکے وہ روئے اور جسے رونا نہ آئے تو وہ رونے جیسی صورت ہی بنالے۔ (احیاء العلوم 201/4)

۶۔ اے لوگو! خوفِ خدا سے تم میں سے جو رو سکے وہ روئے کہ وہ دن آنے والا ہے کہ تم رلائے جاؤ گے۔ (تاریخ الخلفاء، صفحہ 81)

۷۔ کسی مسلمان کو حقیر مت سمجھو کیونکہ ادنیٰ مسلمان بھی اللہ کے نزدیک بڑے مرتبے والا ہوتا ہے۔ (الزواجر، 149/1)

۸۔ ہم نے عزت کو تقویٰ میں، مال داری کو یقین میں اور بزرگی کو عاجزی میں پایا۔ (احیاء العلوم، 421/3)

۹۔ آپ رضی اللہ عنہ جب کسی سے تعزیت کرتے تو فرماتے: صبر کرنے میں کوئی مصیبت نہیں اور رونے دھونے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ (ابن عساکر)

۱۰۔ نیک لوگ دنیا سے ایک ایک کر کے اٹھا لیے جائیں گے صرف وہ لوگ باقی رہ جائیں گے جو اس طرح بے کار ہوں گے جیسے جو اور کھجور کا چھلکا اور ان سے اللہ کو کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ (تاریخ الخلفاء، صفحہ 81)

۱۱۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ کہاں ہیں لوگوں کو معاف کرنے والے؟ اللہ اُن کو معاف کرنے کا اجر عطا فرمائے گا۔ (جامع الاحادیث، 14/182، حدیث 219)

۱۲۔ اگر آسمان سے کوئی با آواز بلند صدا دے کہ جنت میں صرف ایک آدمی داخل ہوگا تو مجھے امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں گا اور اگر آسمان سے یہ آواز آئے کہ دوزخ میں صرف ایک ہی شخص داخل ہوگا تو مجھے خوف ہے کہ کہیں وہ بھی میں ہی نہ ہوں۔ (اللمع فی التصوف، صفحہ 168)

۱۳۔ ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو وہ اپنے پڑوسی کو ڈانٹ رہے تھے آپ رضی اللہ عنہ نے اُن سے فرمایا: اپنے پڑوسی کے ساتھ جھگڑا مت کرو کیونکہ یہ تو یہیں رہے گا لیکن جو لوگ تمھاری لڑائی کو دیکھیں گے وہ یہاں سے چلے جائیں گے (اور مختلف قسم کی باتیں بنائیں گے)۔ (تاریخ الخلفاء، ص۷۹)

۱۴۔ آپ رضی اللہ عنہ بطورِ نصیحت یہ شعر پڑھا کرتے تھے:

لَا تَزَالُ تَنْعِیْ حَبِیْبًا حَتّٰی تَکُوْنَہٗ ۔۔۔ وَقَدْ یَرْجُو الْفَتَی الرَّجَا یَمُوْتُ دُوْنَہٗ

یعنی اے غافل نوجوان! تو اپنے دوستوں کے مرنے کی خبر تو دیتا رہتا ہے کیا کبھی سوچا کہ ایک دن تو بھی ان کی طرح بے جان ہو جائے گا کیونکہ بسا اوقات کوئی نوجوان امیدیں پوری ہونے سے پہلے ہی سفرِ آخرت پر روانہ ہو جاتا ہے۔ (الزھد للامام احمد صفحہ 142، رقم 591)

ایسی محافل و مجالس جن میں قرآن کی تلاوت کی جاتی ہو، ذکرِ الٰہی کیا جاتا ہو، دعاؤں کا اہتمام ہوتا ہو، اللہ والوں کا ذکر ہوتا ہو، دین سیکھنے سکھانے کا سلسلہ ہوتا ہو یقیناً وہاں اللہ کی رحمتیں برستی ہیں، فرشتے نازل ہوتے ہیں، دلوں کو تسکین حاصل ہوتی ہے۔

اللہ کے فضل و کرم سے **فیضانِ حیدرِ کرار کرم اللہ وجہہ الکریم حیدری ہاؤس** (حیدری محلہ)، مگرہ، جوسچہ، بالاکوٹ میں ہر انگریزی ماہ کے پہلے اتوار کو صبح گیارہ بجے سے ایک بجے تک ایسی ہی نورانی روحانی محفل بنام "محفلِ نورِ قرآن" تقریباً تین سال سے مسلسل جاری و ساری ہے۔ جس میں خواتین کے لیے کاظمی ہاؤس میں پردے کے ساتھ اہتمام ہوتا ہے۔

حصولِ ثواب کی خاطر، پریشانیوں سے نجات، رزق میں برکت اور رُکاوٹوں سے دوری کے لیے ضرور تشریف لائیں

پابندیٔ وقت کے ساتھ شرکت کی درخواست ہے